بہت اچھا کل فرخ

فون نمبر ۹م بسم اللہ الرحمٰن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ ایڈیٹر: روشن دین تنویر

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

نمبر ۱۵۸	۱۰ وفا ۱۳۴۵ ہش ۳۰ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء	جلد ۵۵/۲۰

اخبار احمدیہ

ــ ٥ مری ۸ جولائی ۹ بجے شب ۔ بذریعہ فون

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت بازو پر کیل دار پھوڑے نکل آنے کی وجہ سے کچھ ناساز ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

[redacted]

ــ ٥ ربوہ ۹ جولائی۔ کل یہاں نماز جمعہ امیر مقامی محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ اللّٰهَ اشْتَرٰى مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اَنْفُسَهُمْ وَاَمْوَالَهُمْ بِاَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ (توبہ آیت ۱۱۱) کی تفسیر بیان کر کے خدمت اسلام کیلئے جانی اور مالی قربانیاں پیش کرتے اور زندگیاں وقف کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ آخر میں آپ نے مالی وقف کی تحریک کی اہمیت، اسکے عظیم الشان روحانی اور جماعتی فوائد اور اس کے نہایت خوش کن نتائج کو بھی تفصیل سے واضح کیا اور احباب جماعت کو اس تحریک میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔

ــ ٥ ربوہ ۹ جولائی۔ حضرت حافظ روشن علی صاحب مرحوم رضی اللہ عنہ کی اہلیہ محترمہ استانی مریم صاحبہ گزشتہ کئی روز سے شدید بیمار ہیں۔ احباب جماعت آپ کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے خاص توجہ سے دعا کریں۔

ــ ٥ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کی اطلاع کے لئے عرض ہے کہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ۱۰ جولائی ۱۹۶۶ء کو شاہین ایکسپریس کے ذریعہ کراچی تشریف لے جا رہے ہیں۔ جہاں آپ کچھ عرصہ قیام فرمائیں گے ۲۵ جولائی تک آپ کی ڈاک کا پتہ مندرجہ ذیل ہوگا۔

معرفت ملک مبارک احمد صاحب
۸۶ نیو کلاتھ مارکیٹ بندر روڈ کراچی ۲
(معتمد مرکزیہ)

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۹ جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت ابھی تک ویسی ہی چل رہی ہے بے چینی اور کمزوری بے حد ہے۔ رات نیند بھی نہیں آتی۔ بدن پر چھالے نکلے ہوئے ہیں۔ ڈاکٹروں کا مشورہ ہے کہ لاہور ہسپتال میں داخل کرایا جائے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں برکت ڈالے۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کی تحریک پر جماعت ہائے احمدیہ مشرقی پاکستان کا والہانہ لبیک

مخلص اور ایثار پیشہ احباب کی طرف سے پونے دو لاکھ روپے کے گرانقدر وعدے

محترم شیخ مبارک احمد صاحب سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن ربوہ

ماہ جون کے آخری عشرہ میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات اور وصولی کے سلسلہ میں مشرقی پاکستان کی احمدیہ جماعتوں کا خاکسار نے دورہ کیا۔ محترم امیر صاحب مشرقی پاکستان نے ابتدائی وعدہ جماعتوں کی طرف سے پچیس ہزار روپیہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر پیش کیا تھا۔ بعد میں اس میں اضافہ ہوا اور چھیالیس ہزار کے قریب وعدے ہوئے۔ مشرقی پاکستان میں جماعت کی بہت بڑی تعداد ہے۔ اگرچہ معتدبہ حصہ کم استطاعت رکھتا ہے۔ لیکن اخلاص اور عقیدت کی خدا کے فضل سے فراوانی ہے۔ جماعت کی تعداد اور ان کے اخلاص اور ایک معقول حصہ کی خاص مالی استطاعت کے پیش نظر ضروری سمجھا گیا۔ کہ ان جماعتوں کے مخلصین سے ذاتی رابطہ قائم کیا جائے۔ چنانچہ سب سے پہلے ڈھاکہ کی جماعت کے احباب سے الگ الگ ملاقاتیں شروع کی گئیں۔ خطبہ جمعہ میں اور مختلف مجالس میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے اغراض و مقاصد اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبوب کام جو اشاعت اسلام سے تعلق رکھتے ہیں ان کی توسیع اور ان کو جاری رکھنے کے سلسلہ میں اس یادگار فنڈ کی ضرورت کی وضاحت کی۔ صاحب حیثیت دوستوں کے ساتھ ساتھ کم استطاعت رکھنے والے مخلصین نے بھی دلی بشاشت اور والہانہ انداز میں ایک ایک ماہ کی آمد اور بعض نے دو دو ماہ کی آمد کے وعدے لکھوائے۔ کئی مخیر دوستوں نے بڑھ چڑھ کر سابقہ وعدوں پر تین تین چار چار گنا اضافے کئے۔ خواتین نے بھی تحریک سے متاثر ہو کر وعدے لکھوائے اور بعض نے فوری طور پر زیور پیش کر دیا۔ اسی قسم کے اخلاص اور قربانی کا نظارہ تیج گاؤں اور نرائن گنج کے دوستوں نے بھی پیش کیا اور بچوں تک نے اس میں حصہ لینا سعادت سمجھا محترم شیخ محمود الحسن صاحب امیر جماعت ڈھاکہ۔ صاحبزادہ مرزا ظفر احمد صاحب، مولوی احمد صادق صاحب۔ شیخ ظفر احمد صاحب۔ کیپٹن سیفی صاحب اور چوہدری عزیز احمد صاحب دینی و شہید احمد صاحب خود معقول وعدے لکھوانے اور نقد ادا کرنے کے علاوہ خاکسار کے ساتھ باری باری مختلف حلقوں میں احباب سے وعدے لینے کے لئے چلتے رہے۔ اور محبت و اخلاص سے امداد فرماتے رہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

یہاں سے فارغ ہو کر خاکسار چٹاگانگ پہنچا جماعت ہائے ڈھاکہ، نرائن گنج اور تیج گاؤں کے مخلصین کے بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی خبر احباب تک پہنچ چکی تھی۔ وہاں پہنچتے ہی دوستوں سے جو شہر کے دور دراز حصوں میں رہتے ہیں۔ ملنے کا پروگرام تجویز کیا گیا۔ لفٹیننٹ کرنل غلام احمد اقبال صاحب، شیخ انور احمد صاحب سہگل اور عزیز ایوب الاسعدی مرحوم اور میاں محمود احمد صاحب، حیدرآبادی لگاتار دو دن تک ہمہ وقت خاکسار کے ساتھ رہے۔ اس عرصہ میں بہت سے احباب سے نئے وعدے لکھوائے۔

۲۸ جون بعد مغرب مسجد احمدیہ میں جماعت کا عام اجلاس بلایا گیا۔ اور فاؤنڈیشن کی تفصیلات۔ اغراض و مقاصد اور اہمیت و افادیت سے آگاہ کرتے ہوئے مختلف جماعتوں کے اخلاص و قربانی کے نمونے پیش کئے۔ جس پر احباب نے بڑھ چڑھ کر وعدے پیش کئے جو پہلے وعدے پیش کر چکے تھے۔ انہوں نے ان میں اور اضافے کئے۔ بچوں اور خواتین تک نے بھی والہانہ انداز میں گرانقدر وعدے لکھوائے۔ ہر دوست کی یہ خواہش معلوم ہوتی تھی کہ فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں حصہ لینے سے وہ محروم نہ رہے۔ بعض دوستوں نے بڑے بڑے وعدے لکھوائے اور حیرت انگیز اضافے کئے۔ ایک دوست نے جن کا ابتدائی وعدہ صرف تیس روپے تھا۔ ایک ہزار کا وعدہ لکھوایا۔ اور بعض نے تین سو سے بڑھا کر تین ہزار روپے کا وعدہ لکھوایا۔

اس سارے دورہ میں مشرقی پاکستان کے اہل باشندوں نے جہاں بہت ہی حوصلہ افزا اور روح پرور نظارہ پیش کیا۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۵ پر)

مسعود احمد بشیر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ر جولائی ۱۹۶۶ء

مسلماں را مسلماں باز کردند

(الہام حضرت مسیح موعودؑ)

المنبر کے مدیر محترم فرماتے ہیں :-

" ہماری حالت تقریباً وہی ہے جو دورِ جہالت کے ان مسلمانوں - امم سابقہ کے افراد بھی مسلمان ہی تھے - کی تھی جو یا تو اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور و پابندی سے آزاد تھے اور یا پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا منور چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللّٰہ و احباءہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا — اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا — اور وہ تھا

ایمان، خدا کی وحدانیت، اس کی صفات اس کے حضور جوابدہی اس کے رسول اور اس کی کتاب پر ایمان — اور یقین۔

اس کے وعدوں پر اس کی وعیدوں پر اس کے انعامات کے برحق اور قطعی ذریعہ نجات ہونے پر یقین — اور اطاعت انفرادی زندگی میں بھی خدا کے احکام اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت اور اجتماعی زندگی میں بھی، ملکی قوانین ملکی دستور، ملکی پالیسیوں اور روزمرہ کے فرائض کی ادائیگی میں کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ کے سامنے جھک جانا اور اپنے اختیارات سے سبکدوش ہو کر صد فی صد اپنے آپ کو اس کے قانون کے حوالے کر دینا۔

یہی ایمان اور یقین واحد ذریعہ نجات ہے۔ اور قرآن اسی کی جانب ہمیں پکارتا ہے۔ یا ایھا الذین اٰمنوا اٰمنوا - اے ایمان کا دعوے کرنے والو! حقیقت ایمان و یقین سے سرشار ہو جاؤ۔ اور صورت ایمان کو حقیقت ایمان اور دعوئے اطاعت کو عمل اطاعت سے بدل ڈالو۔

کیا ہم اس کے لئے تیار ہیں؟ — اس سوال کے جواب پر ہماری نجات اور ہماری ہلاکت کا دارومدار ہے۔"

(المنبر یکم جولائی ۱۹۶۶ء صہ)

کتنی واضح بات ہے آپ کی تحقیقات میں مسلمانوں کی موجودہ حالت وہی ہے جو جاہلیت میں کفار مکہ یہودیوں اور عیسائیوں کی تھی، جنہوں نے اللہ تعالیٰ کے فرستادہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام سنا تھا۔ اور ایک بڑے فریق نے آپؐ کی سخت مخالفت کی تھی مگر ایک فریق نے بتدریج آپؐ کی رسالت کا اقرار کر لیا تھا اس لئے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں جو لوگ موجود تھے۔ کبھی وہ بھی مسلمان، انہوں نے آنحضرتؐ سے پہلے انبیاء علیہم السلام کو مان لیا ہوا تھا مگر بقول مدیر محترم یا تو وہ اپنی خواہشات کو دین کا درجہ دیئے ہوئے تھے یا وہ مطلق العنان اور مذہب کے ہر تصور اور پابندی سے آزاد تھے اور یا پھر انہوں نے خدا کے بھیجے ہوئے دین کا منور چہرہ مسخ کر کے نحن ابناء اللّٰہ و احباءہ کا نعرہ بلند کر رکھا تھا۔ الغرض مدیر محترم کے فیصلہ کے مطابق بھی آج مسلمانوں کی بلکہ کہنا چاہیئے کہ تمام انسانوں کی حالت وہی ہے جو اس وقت تھی جس کو اللہ تعالیٰ نے

ظھر الفساد فی البر و البحر بما کسبت ایدی الناس

کے بلیغ الفاظ میں بیان فرمایا ہے۔ گویا آج بھی یہی حالت ہے کہ برّ و بحر میں فساد رونما ہو رہا ہے۔ اور یہ سب کچھ انسانوں نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے۔ اس کا علاج مدیر محترم یہ بتاتے ہیں کہ :

" اگر ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے۔ تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔ (ص)

لیکن آج تو مسلمانوں کے پاس قرآن مجید بھی موجود ہے۔ اور سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوۂ حسنہ بھی سنت اور احادیث کی صورت میں موجود ہے۔ بلکہ صحابہ کرام کی سیر اور ان کے بعد تابعین اور تبع تابعین کے علاوہ چودہ سو سال کے عرصہ میں مجددین اور صلحاء اور ائمہ اس امت میں ظہور پذیر ہوئے ہیں۔ ان کے حالات بھی بڑی حد تک موجود ہیں۔ مگر ان سب چیزوں کی موجودگی میں بھی مسلمانوں کی وہی حالت ہو گئی ہے۔ جس کی مثال مدیر محترم نے کفار مکہ اور اس زمانہ کے یہودیوں اور عیسائیوں سے دی ہے۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ پہلے یہ برائیاں محدود تھیں تو اب عالمگیر حیثیت اختیار کر گئی ہیں۔ پہلے اگر اس وقت کی معلومہ مگر محدود دنیا میں فساد فی البر و البحر کی حالت تھی۔ تو اب یہ حالت عالمگیر ہے۔ پہلے اگر اقوام دنیاوی طاقت میں اکائی تھے۔ تو آج وہ ہزاروں گنا بڑھ گئی ہوئی ہیں۔ پہلے اگر مسلمانوں کا مقابلہ ایران اور روس کی حکومتوں سے اور عرب کے قبائل سے تھا۔ تو آج ان کا مقابلہ تمام کرۂ ارضی کی حکومتوں کے ساتھ ہے۔ پہلے اگر اسلام کا مقابلہ عرب کی بت پرستی، ایران کی مجوسیت اور روم کی عیسائیت سے تھا۔ تو آج اس کا مقابلہ سائنس۔ فلسفہ اور دیگر مذاہب ہندوازم۔ بدھ ازم۔ چین اور جاپان کے مذاہب کے ساتھ ہے۔

اب جبکہ یہ حالت ہے تو کیا یہ سادگی نہیں کہ صرف کہہ دیا جائے کہ

" ہمیں اس جاہلیت سے نجات پانا ہے تو ہمیں پھر سے وہی کرنا ہوگا۔ جو آج سے چودہ سو سال پہلے ہمارے اسلاف نے کیا تھا۔

ہمارے سادہ دل المنبر کے مدیر محترم فرمانے کو تو فرما گئے ہیں کہ ہمیں بھی وہی کرنا ہوگا مگر وہ اس بات کو بھول گئے ہیں۔ کہ ان کے اسلاف نے جو کیا تھا وہ کس طرح انہوں نے کیا تھا۔ کیا انہوں نے کوئی اہل علم حضرات کی مجالس قائم کی تھیں۔ کیا انہوں نے بڑے بڑے عالمانہ اور فاضلانہ مضامین لکھے تھے۔ اور پڑھے تھے۔ یا کیا انہوں نے کتابیں تصنیف کی تھیں اور اخبارات اور ماہنامے اور ہفت روزے شائع کئے تھے۔ یا سیاسی پارٹیاں بنائی تھیں؟

دوسرے لفظوں میں ہمارے المنبر کے مدیر محترم یہ بھول گئے ہیں کہ وہ کیا چیز تھی جس نے دلوں میں توحید کی آگ لگا دی تھی۔ وہ کیا چیز تھی جس نے اسلاف کو نیکی اور خدا پرستی میں فضیلت بخش دی تھی۔ وہ چیز آخر کیا تھی۔ کیا یونہی عقلمندوں کی تدابیر سے وہ سب کچھ ہو گیا تھا جو اسلاف نے کیا تھا۔ کاش مدیر محترم اس بات پر غور کرتے۔ کاش وہ قرآن کریم ہی کو پڑھتے اور اس کی آیات پر غور کرتے کہ جب انسانیت اس حالت کو پہنچ جاتی ہے۔ تو وہ کس طرح فلاح کا راستہ پاتی ہے۔ اور کس طرح فعال بنتی ہے۔ آج تو ایک قوم کا سوال نہیں۔ نہ صرف چند اقوام کا سوال ہے - - - - - - - - -

- - - - - - - - آج تو تمام بنی نوع انسان ہی بگڑ چکے ہیں۔ کیا یہ ضروری نہ تھا کہ جس طرح اللہ تعالیٰ نے پہلے بگڑی ہوئی اقوام کی اصلاح کے لئے مقتدا طبیعی افراد یعنی انبیاء علیہم السلام اور مجددین مبعوث کئے آج بھی وہ ویسا ہی کرتا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ "احمدیت کا پیغام" میں فرماتے ہیں :-

" اس سوال کا روحانی جواب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی قدیم سے یہ سنت ہے کہ جب کبھی دنیا میں خرابی پھیل جاتی ہے۔ روحانیت اس سے مفقود ہو جاتی ہے۔ لوگ دنیا کو دین پر مقدم کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو اس وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت اور راہ نمائی کے لئے آسمان سے کسی مامور کو مبعوث فرماتا ہے۔ تا کہ اس کے کھوئے ہوئے بندوں کو پھر اس کی طرف واپس لائے اور اس کے بھیجے ہوئے دین کو پھر دنیا میں قائم کرے۔ بعض دفعہ یہ مامورین شریعت ساتھ لاتے ہیں اور بعض دفعہ کسی پہلی شریعت کے قائم کرنے کے لئے آتے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی اس سنت پر خاص طور پر زور دیا گیا ہے۔ اور بار بار بنی نوع انسان کو اللہ تعالیٰ کے اس رحم اور کرم کی شناخت کی طرف متوجہ کیا گیا ہے"۔ (احمدیت کا پیغام ص۳۱)

ہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے :-

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔" (امانت فنڈ تحریک جدید)

اپنی اہم دینی ذمہ داریوں کو سمجھو اور انہیں ادا کرنے کی کوشش کرو

احمدی طالبات کے نام حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی کا پیغام

مؤرخہ ۲۹ جون کو لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کے زیرِ انتظام احمدیہ انٹر کالجیٹ ویمن ایسوسی ایشن راولپنڈی کا قیام عمل میں آیا۔ حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ مدظلہا العالی نے اِس موقع پر ازراہِ نوازش خاکسارہ کی درخواست پر طالبات کے نام رُوح پرور پیغام بھیجا تھا اس کا مکمل متن تمام احمدی طالبات کے افادہ کی خاطر شائع کیا جاتا ہے۔

(خاکسارہ امۃ المالک۔ راولپنڈی)

عزیز بچیو!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم ہو کر کہ لجنہ راولپنڈی کے زیرِ انتظام بھی احمدیہ انٹر کالجیٹ ویمن ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے بہت مسرت ہوئی ہے۔ ہماری جماعت کی خواتین میں یہ کمی نمایاں طور پر نظر آ رہی تھی کہ وہ عورتیں جن کی کوئی تعلیم بھی نہیں۔ عمریں بڑی ہیں۔ گھر کی ذمہ داریاں بھی زیادہ ہیں سلسلہ کی خدمت کر رہی ہیں لیکن نوجوان بچیاں جن کی ماشاء اللہ اعلیٰ تعلیم ہے اور تعلیم کے نتیجہ میں عقل اور فہم بھی رکھتی ہیں دین کی خاطر قربانی کے میدان میں آگے نہیں بڑھ رہیں کوئی قوم ترقی کے اعلیٰ مدارج کو حاصل نہیں کر سکتی جب تک کہ اس کی اگلی نسل بھی پہلی نسل سے بہت بہتر اور اُس کی جگہ لینے کو تیار نہ ہو۔ اِسی غرض سے میری تحریک پر اس ایسوسی ایشن کا قیام عمل میں لایا جا رہا ہے تا ہماری وہ بچیاں جو مختلف کالجوں اور یونیورسٹیوں میں تعلیم حاصل کر رہی ہیں اپنے فرضِ منصبی کو پہچانیں۔ اپنے اپنے دائرۂ عمل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کو پہچانیں۔ اُن غلط فہمیوں کو دُور کریں جو ہمارے متعلق مشہور کی گئی ہیں اور آپس میں مل کر اپنے دینی علم کو بڑھائیں۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اپنی ایک تقریر میں عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا تھا:۔

"قرآن شریف بڑی سیدھی اور آسان باتیں بیان کرتا ہے تم خود دین سیکھو اُس پر عمل کرو اور اَوروں کو سکھاؤ اللہ تعالےٰ نے وعدہ فرمایا ہے کہ وَلْتَكُنْ مِّنْكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَ يَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ

اے لوگو تم میں سے ایک ایسی جماعت ہو جو لوگوں کو خیر کی طرف بلائے اور معروف کے ساتھ حکم دے اور منکر سے منع کرے اور یہ وہ لوگ ہیں جو کامیاب ہو جائیں گے۔ یعنی ایسی جماعت اپنے ہر مقصد میں کامیاب ہو گی ــــ اب بتلاؤ کون نہیں چاہتا کہ میں کامیاب ہو جاؤں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اگر تم دین کی اشاعت اور تبلیغ کرو گی تو میں تمہیں کامیاب کروں گا۔"

پس عزیز بچیو! اللہ تعالےٰ کا شکر ادا کرو کہ اُس نے احمدیت جو حقیقی اسلام ہے کی نعمت سے تمہیں نوازا اور اس زمانہ کے امام کو پہچاننے کی توفیق عطا فرمائی۔ اپنے مولیٰ کے اِس احسان کا عملی شکر تم اس طرح ادا کر سکتی ہو کہ اپنی ہر سہیلی۔ ہر ملنے والی۔ ہر ہم جماعت کو یہ بتا دو کہ وہ مسیح موعود جس کا چودہ صدیوں سے انتظار ہو رہا تھا اور جس کے آنے کی خبر ہر صدی کے عالم دیتے چلے آئے تھے وہ آ چکا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت پر چودہ سَو سال پورے ہو رہے ہیں۔ آنے والا آ چکا ہے اب کسی کا انتظار فضول ہے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ماننے میں ہی فلاح اور نجات ہے ــــ تمہاری ایسوسی ایشن کی ہر ممبر کا فرض ہے کہ وہ تبلیغ کا فریضہ سرانجام دے۔ عورتوں میں عورتوں کے ذریعہ اور لڑکیوں میں لڑکیوں کے ذریعہ تبلیغ پہنچ سکتی ہے۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب لجنہ کا قیام فرمایا تھا تو آپ نے اپنے قلم سے لجنہ اماء اللہ کے متعلق جو ابتدائی تحریک تحریر فرمائی تھی اُس میں لکھا تھا:۔

"دشمنانِ اسلام میں عورتوں کی کوششوں سے جو روح بچّوں میں پیدا کی جاتی ہے اور جو بدگمانی اسلام کی نسبت پھیلائی جاتی ہے اُس کا اگر کوئی توڑ ہو سکتا ہے تو وہ عورتوں ہی کے ذریعہ سے ہو سکتا ہے۔"

(الازھا صفحہ ۶۸)

پس ضرورت ہے اس امر کی کہ ہماری احمدی بچیاں جو دنیوی تعلیم کالجوں میں حاصل کر رہی ہیں اُن میں اپنی ذمہ داریوں کی ادائیگی کا احساس پیدا ہو۔

ضرورت ہے اِس امر کی کہ وہ دینی تعلیم کی طرف بھی توجہ دیں۔ قرآن کریم کا ترجمہ سیکھیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب پڑھیں۔ اور ہر مسئلہ کے پورے پورے دلائل اُنہیں آتے ہوں۔ پھر ضرورت ہے اِس امر کی کہ وہ دلائل کے ہتھیاروں سے پوری طرح آراستہ ہو کر۔۔ میدان میں کود پڑیں۔ اُن غلط فہمیوں کو دور کریں جو جماعت احمدیہ کے متعلق پھیلائی جاتی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوےٰ کو پیش کریں۔ اسلام کے اِس خوشنما چہرے کو دنیا کے سامنے پیش کریں جس پر سے تمام میل کچیل اُتار کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیش فرمایا تھا اور یہ وہی اسلام کا چہرہ ہے جو چودہ سَو سال قبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پیش فرمایا تھا۔

اور ضرورت ہے اِس امر کی کہ ہماری احمدی بچیاں تقریر اور تحریر کے میدان میں آئیں تا اپنی تقریر اور تحریر کے ذریعہ سے قرآن مجید کی تعلیم کی اشاعت کریں اور حقیقی اسلام ان کے ذریعہ سے دنیا کو پہنچے۔ تقریر میں تو پھر بھی ایک خاص تعداد میں بچیوں نے مشق کی ہے اور وہ اچھی تقریر کر لیتی ہیں لیکن تحریر کے میدان میں گنتی کی لڑکیاں ایسی ہیں جو اچھا لکھ سکتی ہیں۔ زمانہ تعلیم میں اگر کچھ بچیاں اچھا لکھ بھی لیتی ہیں تو اپنی تعلیم ختم کرنے کے بعد وہ بالکل ہی چھوڑ دیتی ہیں۔ تقریر ایک وقتی اثر چھوڑتی ہے لیکن تحریر قائم رہنے والی چیز ہے جس کا اثر بھی دیرپا ہوتا ہے۔

پس مَیں احمدی بچیوں کو اِس طرف توجہ دلاتی ہوں کہ وہ اِس عملی میدان میں بھی اُتریں اور اپنے مضامین کے ذریعہ سلسلہ کی خدمت کریں۔ احمدی عورتوں کا ایک ہی رسالہ نکلتا ہے مصباح اِس کی قلمی اعانت کی طرف احمدی بچیوں میں بہت ہی کم توجہ پائی جاتی ہے۔ پس اِس ایسوسی ایشن کے فرائض میں سے ایک فرض مَیں یہ بھی قرار دیتی ہوں کہ وہ تحریر کی طرف توجہ دیں اور ایسوسی ایشن کی عہدہ داران بچیوں سے مختلف موضوعات پر مضامین لکھوا کر مصباح کے لئے بھجوایا کریں ــــ اللہ تعالےٰ اِس ایسوسی ایشن کا قیام بہت ہی بابرکت فرمائے اور اس کی ممبرز کو احمدیت کی سچی خدمت کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری بچیوں کا اس نظامِ نو کی تعمیر میں وسیع حصّہ ہو جس نظامِ نو کا قیام حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ ہُوا ہے۔ خدمتِ دین تو اِک فضلِ الٰہی ہے جو ہمارے کسی عمل کے نتیجہ میں نہیں بلکہ اللہ تعالےٰ نے اپنی صفتِ رحمانیت کے تحت محض اپنے فضل سے ہمیں نوازنے کے لئے ہم پر انعام کیا۔ اللہ تعالےٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اُس کی سچّی عبد بنیں۔

آمین اللّٰھم آمین

خاکسارہ

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

۱۹-۶-۶۶

حضرت مصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد ہے:۔

"امانت فنڈ تحریک جدید میں روپیہ جمع کرانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی۔"

(دفتر امانت تحریک جدید)

علم و عمل کی صحیح اقدار

(مکرم ڈاکٹر کیپٹن محمد رمضان صاحب پنشنر ربوہ)

(۲)

اللہ تعالیٰ کی ایک حکمت

اللہ تعالیٰ نے اپنی خاص حکمت کے ماتحت ہر چیز کا زوج پیدا کیا ہے جس طرح انسان ایک عالمِ صغیر ہے اسی طرح انسانی جسم کا ہر سیل (cell) انسانِ صغیر ہے جس میں نہایت چھوٹے پیمانے پر تمام انسانی اعصاب مثلاً کان، آنکھ اور دل وغیرہ موجود ہوتے ہیں جن سے بعض اوقات خاص مشقوں کے ذریعے بڑے اعضاء کا سا کام لے لیا جاتا ہے جیسا کہ انگلیوں کی مدد سے عام شائع شدہ الفاظ کا پڑھنا۔ زوج کی ایک حکمت یہ بھی ہے کہ اگر کسی وجہ سے ایک چیز کے فعل میں نقص واقع ہو جائے تو یہ اس کا ازالہ کر سکے۔ مثلاً اگر انسان کے نظامِ عصبی کے سنٹر (دماغ) میں کسی نوع کا نقص پیدا ہو جائے تو اولاً خدا تعالیٰ کے حضور دعاؤں اور صحیح علاج سے (بشرطیکہ وہ بروقت میسر آ جائے) یہ نقص بہت حد تک دور ہو جاتا ہے لیکن اگر اس کا مکمل ازالہ نہ ہو سکے تو دوسری حسّوں اور متبادل ثانوی نظام کو بفضل تعالیٰ اجاگر کیا جا سکتا اگرچہ یہ امر بہت محنت اور تجربہ چاہتا ہے نیز دوسروں کا تعاون۔ میں نے اپنے مولا کریم کی عطا کردہ توفیق سے اپنی بیماری (فالج) میں اس سے کافی فائدہ اٹھایا ہے اور اگر میں اس کے بدلے میں اپنے ذوالمنن خدا تعالیٰ کے حضور عمر بھر بھی سجدہ ریز رہوں تو اس کے بے پایاں فضلوں کا شکریہ ادا نہیں کر سکتا۔ قارئین کی خدمت میں نہایت ادب سے التماس ہے کہ وہ بھی خدائے رحمٰن و رحیم کی لا انتہاء نعمتوں سے اس کے عطا کردہ علم کے ماتحت فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔ صحیح تقویٰ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلامی تعلیم کے ماتحت بہت زور دیا ہے یہی ہے کہ ہم اس کے مقرر کردہ قانونِ شریعت اور قانونِ طبعی سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں کہ اوّل الذکر اس کا دین اور ثانی الذکر اس کا فعل ہے اور تمام ضروری ذرائع کو کام میں لاتے ہوئے کامیابی کے لئے بھروسہ اس کی ذات پر رکھیں۔ جب تک مسلمانوں نے ان دونوں قوانین کو دوش بدوش اپنائے رکھا۔ وہ دنیا کے ہادی اور رہنما بنے رہے اور انہیں چھوڑ کر وہ بے دینی وادبار میں مبتلا ہو گئے۔

اب پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک زمانہ میں اسلام کی نشأۃِ ثانیہ مقدّر کر دی ہے۔ لہٰذا ہمارا فرض ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کی ودیعت کردہ صلاحیتوں کو اجاگر کریں اور ایک دوسرے سے صحیح تعاون کر کے اس کے فضلوں کے وارث بنیں۔ یہی چیز ہمارے تعلیمی اور دوسرے اداروں کے مدِّنظر رہنی چاہیئے کہ مسلمانوں کی صدیوں سے خوابیدہ حسّوں کو بیدار کیا جائے نہ کہ غلط مغربی تعلیم و تہذیب کا دلدادہ بنا کر انہیں غفلت کے دبیز لحافوں میں سلا دیا جائے۔

موجودہ تعلیم کے بعض مضر اثرات

موجودہ تعلیم کے بعض مضر اثرات سے تنگ آ کر اس سے دماغ کو جلا ملنے اور عملی رُوح پیدا ہونے کی بجائے اُلٹے نتائج نکل رہے ہیں۔ اب بعض دردمند افراد دماغی صحت (mental Health) اور عملی تعلیم (Practical education) پر زور دے رہے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ قدروں کا صحیح استعمال نہیں کیا۔ یہ چیزیں بھی درست ہیں لیکن پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان کے حصول کا ذریعہ کیا ہے؟ وہ قرآنی تعلیم ہے جو خالقِ فطرت کی طرف سے انسانوں کو عطا کی گئی ہے۔ جب تک اس پاکیزہ تعلیم کی حکومت قلب اور دماغِ انسانی پر نہیں ہو گی کوئی دوسرا علم صحیح معنوں میں فائدہ نہیں دے سکتا بلکہ بسا اوقات وہ گمراہی و تباہی کا موجب بن جاتا ہے۔ لہٰذا دینی تعلیم کو تمام دوسری تعلیموں پر غالب کیا جائے اور ساتھ ساتھ بچوں کو اسی وقت اس کی عملی مشق کرائی جائے۔ یہی وہ اسلامی کنڈرگارٹن ہے جس کے ذریعے سے ان کے دلوں میں اس تعلیم سے محبت اور عملی لگاؤ پیدا ہو گا جو انشاء اللہ تمام عمر قائم رہے گا۔

آخرکار دنیوی تعلیم والوں نے بھی اس کی افادیت کو تسلیم کر لیا ہے۔ میں نے خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے بچوں کو دینی تعلیم دیتے وقت اس کا بہت اور ہر وقت خیال رکھا ہے۔ دینی و دنیوی تعلیم اور علم و عمل کا پاکیزہ امتزاج ہی ہے جو حقیقی کامیابی کا ضامن ہے۔ نقص اس وقت پیدا ہوتا ہے جب دوسری طرف سے تعاون نہ ہو۔ کسی کا اپنی ذمہ داری کا احساس نہ کرتے ہوئے اسے دوسرے پر پھینک دینا اچھے نتائج پیدا نہیں کرتا۔ ہر طرف سے مکمل تعاون اور اپنے فرائض کا پورا احساس ہی تقریباً سَو فیصدی کامیابی پر منتج ہوتا ہے۔ ایسے عدم تعاون کے خطرناک نتائج کو ایک مثال سے واضح کرتا ہوں۔ والدہ کی طرف سے تعاون نہ ہونے کی وجہ سے ایک بچہ شروع سے ہی آوارہ طبیعت ہو گیا تھا۔ استاد جب اس کی قلمیں وغیرہ اکٹھی کر کے رکھتا تو وہ پھر انہیں منتشر کر دیتا۔ استاد پھر جمع کرتا تو وہ پھر ایسا ہی کر دیتا۔ دو تین دن کے بعد استاد نے پڑھانا بند کر دیا۔ والد کی طرف سے انتہائی کوشش کے باوجود اس کی حالت نہ سُدھری۔ یہ تو گھروں میں عدمِ تعاون کی مثال ہے۔ اسی طرح بعض اوقات محلہ والوں، کالج اور سکول والوں اور اجتماعی نظام کے کارکنوں کی طرف سے نہ صرف از خود بلکہ بار بار توجہ دلانے کے بھی کوئی توجہ نہیں کی جاتی۔ عموماً کہہ دیا جاتا ہے کہ حسن ظنی سے کام لینا چاہیئے اور بدظنی نہیں کرنی چاہیئے۔ اور تجسس نہیں کرنا چاہیئے لیکن جب نتائج خطرناک نکل رہے ہوں تو پھر کیا غور رہ جاتا ہے۔ عقل مند کے لئے اشارہ کافی ہے۔ جب خشیۃ اللہ اور معرفتِ الٰہی کے ماتحت انسان کے اندر نورِ ایمان اور اعمالِ صالح کی قوت پیدا ہو جائے تو ان چیزوں کو سمجھنے اور صحیح طور پر بجا لانے میں قطعاً کوئی دقّت پیدا نہیں ہوتی اس کی مثال قادیان کا پاکیزہ ماحول تھا جسے بہر حال ہمیں پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی پوری کوشش کرنی چاہیئے لیکن یہ تب ہی ہو سکتا ہے جبکہ ہم اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کر کے اپنے آپ کو اس کا اہل بنا لیں۔

قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں کے کارنامے کچھ کم شاندار نہ تھے کہ ہم مغربی تعلیم کی چکاچوند سے دھوکا کھا جائیں۔ سچ یہ ہے کہ مغربی ممالک کی ترقی کے اچھے پہلو انہیں کی کاوشوں کے مرہونِ منت ہیں۔ یہ سچ ہے کہ انہوں نے دنیوی علم میں اس وقت بہت ترقی کی ہے مثلاً آئین سٹائن کی تھیوری (Theory of relativity) جو دماغی کاوشوں کا نتیجہ ہے اٹامک توانائی کی دریافت کا موجب بن گئی لیکن قلبی یا اخلاقی اور روحانی اقدار ساتھ نہ ہونے کی وجہ سے یہ دنیا میں مہیب تباہی کا ذریعہ بھی ثابت ہو رہی ہے۔ اسی طرح اگر ہم کوشش کریں تو دنیا میں زبردست اخلاقی اور روحانی انقلاب پیدا کر سکتے ہیں جیسا کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور خلافتِ راشدہ کے دور میں ہوا۔

لمحہ فکریہ

جو نقائص ہم ہر جگہ پاتے ہیں کیا مسلمان انہیں دُور کرنے میں کامیاب ہو گئے ہیں؟ کیا دفاتر میں فائلیں دیانتداری سے چلتی ہیں یا وہ رشوت اور سفارش کا انتظار کرتے ہیں اور انہیں چاندی کے پہیوں پر چلاتے ہیں؟ کیا ہم بازاروں اور منڈیوں میں بلیک مارکیٹ، نفع اندوزی اور کاروباری بددیانتی کے مرتکب نہیں ہو رہے؟ اور والدین اور استاد بچوں کی صحیح تعلیم و تربیت کرتے ہیں یا یونہی ٹال مٹول میں وقت ضائع کر دیتے ہیں؟ موجودہ زمانہ میں پسماندہ اقوام میں بدامنی اور تنزل کے اسباب یہی ہیں کہ انہوں نے قومی اخلاق اور اعمال کو ترک کر دیا ہے۔ دوسرے لفظوں میں وہ اجتماعیت کو چھوڑ کر انفرادیت کے پیچھے پڑ گئے ہیں حالانکہ قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ دونوں یعنی افراد اور جماعت خود ایک دوسرے سے پیش پیش ہوں یعنی ایک دوسرے کا انتظار نہ کرے بلکہ ہر ایک اپنے آپ کو سب سے پہلے قربانی کی بھٹی میں ڈال دے جسے اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے گلزار بنا دے گا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ افراد کو ان کے حقوق سے محروم کر دیا جائے جیسا عام طور پر کہہ دیا جاتا ہے کہ افراد کی طرف توجہ کیسے کی جا سکتی ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ یہ عذرات بے بنیاد اور سراسر خود غرضی پر مبنی ہیں۔ جب انبیاء علیہم السلام اور ان کے خلفاء افراد کا خیال رکھ سکتے ہیں کہ قوم ان سے ہی بنتی ہے تو دوسرے کیوں نہیں؟ کیا وہ یہی کافی سمجھتے ہیں کہ ایک حکم دیدینے یا تقریر کر دینے سے افراد کی سب تکالیف دُور ہو جاتی ہیں اور انہیں عملی طور پر کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ جب وہ اپنے لئے یہ رویّہ پسند نہیں کرتے تو دوسروں کے لئے بھی یہ پسندیدہ نہیں۔ درحقیقت صاحبِ اقتدار لوگوں کے لئے ضروری ہے کہ پہلے وہ خود افراد کی حیثیت سے گزریں تا انہیں ان کا صحیح احساس ہو سکے۔

یہ اجتماعی نظام کا کام ہے کہ افراد کے حقوق کا خیال رکھے اور افراد اجتماعی نظام کا خیال رکھیں ورنہ کشمکش شروع ہوکر بدامنی پیدا ہوجاتی ہے اگر اجتماعی نظام کے اجزاء اپنا خیال رکھتے ہیں تو دوسروں کا کیوں نہیں! اجتماعیت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ ایک دوسرے کے تعاون سے سب کے مساوی حقوق ادا کئے جائیں نہ یہ کہ دوسروں کے حقوق تلف کرکے اپنے لئے امتیازی حیثیت پیدا کرلی جائے کامیابی کا راز یہ ہے کہ افراد اپنے حقوق سے دستبردار ہونے کے لئے تیار ہوں لیکن دوسرے انہیں ان سے بڑھ کر دیں یہ چیز دینی نظام کا ضروری جزو ہے لیکن اول الذکر دنیوی نظام کا خاصہ ہے جو ناجائز طور پر صاحب اقتدار لوگ اپنے لئے پیدا کرلیتے ہیں۔ لیکن دوسروں کے متعلق قومی کاموں کو ترجیح دینی چاہیئے۔ دینی نظام کے والیوں کی حالت اس کے برعکس ہوتی ہے وہ خود تکلیف اٹھاتے ہیں اور دوسروں کی خدمت کرتے ہیں۔ خود بھوکے رہتے ہیں لیکن دوسروں کو کھلاتے ہیں۔ دن رات ان کو یہی فکر رہتا ہے اور اسی فکر میں وہ ظاہراً اور چھپے عملی کوشش کرتے رہتے ہیں کہ قوم کے کسی فرد کی خدمت میں کوتاہی نہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان بابرکات میں کسی نے کیا خوب کہا ہے ع

سلام اس پر کہ جس نے بادشاہی میں فقیری کی

حضور کی اقتداء میں آپ کے خلفاء اور صحابہ کرام نے جو خدمتِ خلق کا نمونہ دکھایا وہ کسی سے پوشیدہ نہیں۔ جب سے مسلمانوں میں اجتماعیت کی یہ روح ہے تب سے نہ ان میں صحیح طور پر کسی ذمہ داری کا احساس باقی رہا ہے اور نہ ہی اصول اور وقت کی پابندی کا پاس اور اگر یہ کچھ ہے بھی تو قوت فاعلہ ندارد۔

ہر کام میں رضائے الٰہی مدنظر ہونی چاہیئے

قومی ترقی کے لئے ضروری ہے کہ جہاں تک اس پروگرام کا تعلق ہے انسان اپنے نفس کی نفی کردے اور اپنے فائدہ کا خیال تک نہ کرے۔ ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضاجوئی اور اس کی مخلوق کی خدمت کی نیت سے ہی کیا جانا چاہیئے۔ اس بے لوث جذبہ خدمت کی کثیر مثالیں ہمیں خلافت راشدہ کے زمانہ میں ملتی ہیں بشرطیکہ ہم ان سے فائدہ اٹھانا چاہیں بہت کم ہیں جو اس معیار پر پورا اترتے ہیں دوسروں کے لئے خود بخود قربانی کرنا اور تکلیف اٹھانا تو دور کی بات ہے برخلاف اس کے اکثر ان کے حقوق سے غفلت برتی جاتی ہے بلکہ اس راہ میں مشکلات پیدا کی جاتی ہیں اور اگر کوئی نہایت نیک نیتی سے اس طرف توجہ دلائے تو اسے بہت برا منایا جاتا ہے۔ ایسے خال خال لوگ ہی دیکھنے میں آتے ہیں جو از خود یا توجہ دلانے پر اپنی غلطی تسلیم کرنے یا اصلاح کے لئے تیار ہوں درحقیقت قوموں اور افراد کے عروج و زوال میں نیت، مسلک، اصول محنت، عقیدت و محبت، ایثار و استقلال اور تقدیر و تدبیر وغیرہ کا بہت دخل ہوتا ہے جس میں مسلمانوں نے افراط و تفریط اختیار کرلی ہے اور نیکی اور محنت و خدمت کے راستہ میں خودغرضی و حسد حائل ہو گئے ہیں۔ چونکہ فی زمانہ مسلمانوں میں نور ایمان اور اعمال صالح بہت حد تک مٹ چکے ہیں اور ان کی جگہ بدظنی اور اعمال سیئہ نے لی ہے اسلئے وہ توجہ دلانے پر چڑ جاتے ہیں یہ بھی ضروری ہے کہ اصلاح و بھلائی کی خاطر اپنے متعلق کچھ سننے کے لئے طاقت پیدا کرے ورنہ اصلاح ناممکن ہوجاتی ہے اور اس کا نتیجہ آخر الامر ہلاکت و بربادی ہوتی ہے۔ غفلت۔ عیش۔ بے حسی و فراموشی اور قسم قسم کی حیلہ جوئی کی آڑ لے کر اپنے برے اعمال کو صحیح ثابت کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ مثلاً اسلامی ثقافت کے بہانہ سے گانے بجانے اور ناچ وغیرہ کو رواج دیا گیا۔ جب اس طرف توجہ دلائی جائے تو قطعاً پرواہ نہیں کی جاتی۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ نے ہر ایک چیز کا صحیح استعمال رکھا ہے جسے غلط برخوردار انسان موڑ توڑ کر الٹ کر دیتا ہے۔ مثلاً اچھی آواز پسندیدہ ہوتی ہے۔ اگر قرآن مجید ترتیل سے پڑھا جائے یا پاکیزہ اشعار اچھی طرز کی مجلس میں خوش الحانی سے پڑھے جائیں تو ٹھیک ہے لیکن اگر ساز وغیرہ کا استعمال کیا جائے یا غیر طبعی آواز سے مجلس میں پڑھے جائیں تو یہ پاکیزگی قلب کی بجائے دماغی عیش اور برائی کا سبب بن جاتے ہیں لیکن جب لہو عیاشی کی روح کارفرما ہو تو اچھی سے اچھی مجلس میں بھی آخر میں تفریح کے طور پر گانے بجانے اور ناچ وغیرہ کو جگہ دے دی جاتی ہے۔ اسی طرح عموماً ناجائز طریقوں سے روپیہ کما کر عیاشی اور نشہ آور اشیاء (جن میں چائے بھی شامل ہے) باوجود ماغی حسوں کو پہلے تیز اور بعد میں ماؤف کرکے صحیح انداز فکر سے محروم کر دیتی ہیں ان کے استعمال کا ارتکاب کیا جاتا ہے

(باقی)

[illegible] کی ہدی قربانی کو قبول فرماوے اور دیگر ان کا حامی و ناصر ہو۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں جب مشرقی پاکستان کے مخلصین کے عقیدت نامہ اعلیٰ لبیک کی رپورٹ پیش کی گئی تو حضور پر نور نے اظہار مسرت کے ساتھ خیر و برکت کی دعا سے نوازا

جماعت کے مرد طبقہ کیلئے لمحۂ فکریہ

تعمیر مساجد کی دوڑ میں جماعت کی خواتین گوئے سبقت لے گئیں

ڈنمارک کے شہر کوپن ہیگن میں جو مسجد اللہ تعالیٰ کے فضل سے زیر تعمیر ہے وہ یورپ میں تیسری مسجد ہے جو جماعت احمدیہ کی مستورات کے چندے سے معرض وجود میں آرہی ہے۔ ۶ رمئی ۱۹۶۶ء کو محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل اعلیٰ و وکیل التبشیر تحریک جدید نے اس کا سنگ بنیاد رکھنا تھا۔ اس سے قبل لندن اور ہیگ میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام جو مساجد تعمیر کروائی گئیں وہ بھی جماعت کی خواتین کی قابل رشک قربانیوں کے نتیجہ میں ہی تکمیل کو پہنچیں اور وہ اس طرح تثلیث کے مرکز میں اسلام کی اشاعت اور مضبوطی کا باعث بن رہی ہیں۔ ہماری ماؤں بہنوں اور بیٹیوں نے ان مساجد کے لئے کیا کیا قربانیاں کیں یہ ایک تفصیل طلب مضمون ہے۔ مجھے ان سطور کے ذریعہ جہاں ان قابل رشک قربانیوں کے پیش نظر جماعت کی مستورات اور خصوصاً حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ کے لئے دعا کی تحریک کرنا مقصود ہے۔ وہاں جماعت کے مرد طبقہ کے لئے ایک لمحۂ فکریہ پیدا کرنا بھی مطلوب ہے۔ جن کے ذمہ ہمارے محبوب امام حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد سوئٹزرلینڈ کی تعمیر کا خرچ لگایا تھا۔ ذیل میں مسجد سوئٹزرلینڈ اور مسجد ڈنمارک کے بعض کوائف کا موازنہ پیش کیا جاتا ہے۔

نام مسجد	آغاز تحریک	ابتدائی مطالبہ	رقم وعدہ جات تا ۳۰/۶/۶۶	وصولی تا ۳۰/۶/۶۶
زیورک (سوئٹزرلینڈ)	جون ۱۹۶۰ء	تین لاکھ	۲،۵۵،۲۹۵ روپے	۲،۴۹،۱۰۱ روپے
کوپن ہیگن (ڈنمارک)	دسمبر ۱۹۶۴ء	تین لاکھ	۳،۲۸،۳۱۲ روپے	۲،۶۷،۱۲۹ روپے

اس موازنہ سے ظاہر ہے کہ جو مسجد خواتین کے ذمہ تھی اس کی تحریک ساڑھے چار سال بعد کی گئی لیکن اس کے باوجود ہماری بہنوں نے مردوں کے وعدوں سے زیادہ وعدے پیش کر دئے اور مردوں کی وصولی سے زیادہ وصولی عمل میں لاکر دکھادی۔ فجزاھن اللہ۔ لجنہ اماء اللہ کے عزم بالجزم کے پیش نظر ہمیں اطمینان ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے وہ مطلوبہ رقم بہت جلد فراہم کرلیں گی۔ اب مرد حضرات غور فرمائیں کہ زیورک کی مسجد کی ذمہ داریوں سے وہ کب عہدہ برآ ہوں گے۔ وقت کی دوڑ میں تو ہماری بہنیں گوئے سبقت لے گئی ہیں مطالبہ پورا کرنے کی دوڑ میں تو مرد حضرات پیچھے نہ رہیں۔

زیورک کی مسجد کئی سالوں سے معرض وجود میں آچکی ہے اور وہ اسلام کا مضبوط مرکز ثابت ہورہی ہے۔ لیکن قریباً چوبیس ہزار روپے کے وعدے ابھی مرد حضرات کے ذمہ باقی ہیں۔ وعدۃ المومن کالأخذ بالکف۔ کے ماتحت ہمیں یقین ہے کہ وعدہ کرنے والے مخلصین اپنی موجود رقمیں جلد از جلد داخل خزانہ کروانے کا اہتمام فرمادیں گے۔ اور ان شاء اللہ یہ سطور یاددہانی کے لئے کافی ثابت ہوں گی۔

اللّٰھم انصر من نصر دین محمد صلی اللہ علیہ وسلم

(بقیہ صفحہ اول)

مغربی پاکستان کے احباب نے جو وہاں کام کاج کے سلسلہ میں رہائش اختیار کرچکے ہیں۔ خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے بڑے بڑے وعدے لکھوائے اور اخلاص و عقیدت کا ایمان افروز نمونہ پیش کیا۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

ڈھاکہ کی جماعت کے وعدے ایک لاکھ روپے سے زائد کے ہوئے۔ نرائن گنج اور چٹاگانگ کے دوستوں نے نو ہزار سے زائد کے وعدے لکھوائے کھلنا سے دو ہزار کا وعدہ ملا اور چاٹگام کے دوستوں نے پچاس ہزار روپے سے زائد کے وعدے لکھوائے۔ بعض دوسری جماعتوں کے چھوٹے بڑے وعدے ان کے علاوہ ہیں جنہیں شامل کرکے وعدوں کی کل رقم تا دم تحریر پونے دو لاکھ روپے ہوجاتی ہے

بعض مخیر دوستوں نے اپنے وعدے پر مزید اضافہ کی امید دلائی ہے اور بتایا ہے کہ وہ خدا کی دی ہوئی توفیق سے زیادہ دینے کی نیت رکھتے ہیں۔ یقین ہے ان مزید اضافوں کے ساتھ اور مشرقی پاکستان کی بقیہ جماعتوں کے وعدے آنے پر بفضل خدا مشرقی پاکستان کی مخیر جماعتوں کا وعدہ دو لاکھ روپے سے بھی بڑھ جائیگا۔ اللہ تعالیٰ ان بھائیوں کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت دے اور اخلاص و عقیدت [illegible]

احباب جماعت کی توجہ کیلئے

وہ احباب جو ابھی تک الفضل کے خریدار نہیں ہیں ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ روزنامہ الفضل کی قیمت مندرجہ ذیل ہے

(۱) سالانہ ۲۶ روپے (۲) ششماہی ۱۴ روپے (۳) سہ ماہی ۸ روپے
(۴) خطبہ نمبر ۶ روپے سالانہ

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ نہ صرف خود الفضل کی خریداری منظور فرمائیں۔ بلکہ اپنی طرف سے دیگر سعید روحوں کے نام بھی روزانہ پرچہ یا الفضل کا خطبہ نمبر جاری کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔

(مینیجر الفضل)

قیادت تربیت انصار اللہ

ہر ایک نیک کام میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"انسان کو صرف پنجگانہ نماز اور روزوں وغیرہ احکام کی ظاہری بجا آوری پر ہی ناز نہیں کرنا چاہیئے کہ نماز پڑھنی تھی پڑھ لی روزے رکھنے تھے رکھ لئے۔ زکوٰۃ دینی تھی دے دی وغیرہ۔ نوافل ہمیشہ نیک اعمال کے متمم و مکمل ہوتے ہیں اور یہی ترقیات کا موجب ہوتا ہے۔ مومن کی تعریف یہ ہے کہ خیرات و صدقہ وغیرہ جو خدا نے اس پر فرض ٹھہرایا ہے بجا لاوے اور ہر ایک کار خیر کے کرنے میں اس کو ذاتی محبت ہو۔ یہ حالت مومن کی اس کے سچے اخلاص اور تعلق کو ظاہر کرتی ہے اور ایک سچا اور مضبوط رشتہ اس کا اللہ تعالیٰ کے ساتھ پیدا کر دیتی ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود جلد ششم صفحہ ۸)

اللہ تعالیٰ کے راستہ میں قربانی دینا

"کیسی سوچنے کی بات ہے کہ صحابہ کرام کے تعلقات تو آخر دنیا سے تھے ہی۔ جائدادیں تھیں۔ مال تھا۔ رزق تھا۔ مگر ان کی زندگی پر کس قدر انقلاب آیا کہ سب کے سب ایک ہی دفعہ دستبردار ہو گئے اور فیصلہ کر لیا کہ

ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین

ہمارا سب کچھ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے اگر اس قسم کے لوگ ہم میں ہو جائیں تو زندگی اسلامی برکت اس سے بزرگ تر ہے۔" (ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام جلد ششم صفحہ ۱۲)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

میری ممانی صاحبہ اہلیہ کریم بخش صاحب بستی حافظ آباد ضلع ڈیرہ غازیخان مورخہ ۲۰، ۲۱ کی درمیانی رات گیارہ بجے بعمر قریباً ۷۰ سال رب حی وقیوم خدا کے حضور حاضر ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت نیک، متقی، پابند صوم وصلوٰۃ اور نیک صفت خاتون تھیں۔ عرصہ دراز تک بچوں کو قرآن کریم مجید پڑھاتی رہی ہیں

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنی جوار رحمت میں جگہ دے اور درجات بلند فرمادے۔ اور پسماندگان کا حامی وناصر ہو۔

(اللہ دتہ کارکن الفضل ربوہ)

بیل نمبرات و انتظامی امور کے متعلق مینیجر الفضل سے خط وکتابت کیا کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۶۶ء میں ارشاد فرمایا تھا کہ:۔

"عہدیداروں کو چاہیئے چندے اپنے وقت پر وصول کریں تا سال کے آخر میں نہ انہیں کوفت ہو نہ ہمیں پریشانی ہو"

پھر ایک موقع پر تحریر فرمایا۔ کہ وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ماہ جون میں وصولی بمطابق بجٹ ہونی چاہیئے بے شک ماہ جون کی وصولی ماہ مئی کی وصولی سے نمایاں طور پر بہتر ہے فالحمد للہ علی ذالک لیکن ابھی بجٹ کے مطابق نہیں۔ کیونکہ بعض شہری جماعتوں نے ماہ جون میں وصول شدہ رقم ۳۰ جون تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہ کروائی۔ اور بعض زمیندار جماعتوں کی طرف سے ابھی تک فصل ربیع کا چندہ وصول نہیں ہوا

حضور کے ارشادات کی تعمیل اسی صورت میں ممکن ہے جبکہ تمام احباب سے ہر ماہ یا ہر فصل پر پورا چندہ وصول ہو۔ اور وصول شدہ رقم اسی مہینہ کے اندر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کر دی جائے۔ اگر احباب سے وقت پر چندہ وصول نہ ہو تو وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں ہو سکتی۔ اسی طرح اگر وصول شدہ رقم وقت پر خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع نہ ہو تب بھی وصولی کی رفتار تسلی بخش نہیں رہ سکتی اول الذکر صورت میں احباب اور عہدیداران ہر دو کی کوتاہی سمجھی جاتی ہے لیکن مؤخر الذکر صورت میں صرف ان چند عہدیداروں کی کوتاہی رہ جاتی ہے جو نا سمجھی سستی یا غفلت کی وجہ سے اپنے آپ کو مرکز کی ہدایات کی پابندی کرنے پر آمادہ نہیں کر سکتے اور اس طرح باوجود اس کے کہ اکثر جماعتیں کما حقہ اپنا فرض ادا کر دیتی ہیں پھر بھی چند جماعتوں کی لاپرواہی سے مجموعی وصولی مطلوبہ معیار سے کم رہ جاتی ہے۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ جماعت کی بہبودی اور ترقی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشادات کی تعمیل سے وابستہ ہے ان کی تعمیل کے خلاف عذرات پیش کرنے میں نہیں اگر کسی شخص کی طبیعت عذرات کی طرف مائل ہو تو وہ پوری پوری مقدرت رکھنے کے باوجود بھی بڑے زور شور سے اپنی معذوریاں گنواتا رہے گا۔ قرآن مجید میں آتا ہے

واذا انزلت سورۃ ان آمنوا باللہ وجاھدوا مع رسولہ استاذنک اولوا الطول منھم وقالوا ذرنا نکن مع القاعدین (التوبہ ع ۱۱)

اور جب کوئی سورۃ اترتی ہے کہ اللہ پہ ایمان لاؤ اور اس کے رسول کے ساتھ ہو کر جہاد کرو تو ان میں سے بعض صاحب استطاعت لوگ بھی اجازت مانگنے لگ جاتے ہیں کہ ہمیں چھوڑ دیجئے ہم پیچھے بیٹھ رہنے والوں کے ساتھ ہی بیٹھے رہیں۔

لیکن حقیقی مومنوں کے متعلق اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ ینفقون فی السراء والضراء (آل عمران ع ۱۴) کہ وہ خوشحالی میں بھی اور تنگدستی میں بھی خدا کی راہ میں خرچ کرتے رہتے ہیں۔ اسی طرح اس سے اگلے رکوع میں آتا ہے

وکاین من نبی قتل معہ ربیون کثیر فما وھنوا لما اصابھم فی سبیل اللہ وما ضعفوا وما استکانوا واللہ یحب الصابرین

اور بہت سے نبی گزرے ہیں جن کے ساتھ ہو کر ہزاروں ہزار لوگ شہادت پانے تک جدوجہد کرتے رہے۔ پس اللہ تعالیٰ کی راہ میں ان پر جو کچھ بھی گزری وہ اس کی وجہ سے کبھی ڈھیلے نہیں پڑے نہ کبھی کوئی کمزوری دکھائی اور نہ ہی دشمنوں کے سامنے تذلل اختیار کیا۔ اللہ تعالیٰ اس قسم کے صبر کرنے والوں سے بہت پیار کرتا ہے۔

لہٰذا خاکسار تمام جماعتوں سے درخواست کرتا ہے اس مہینہ میں ان چندوں کی وصولی کے لئے پورا زور لگائیں اور وصول شدہ رقم ۳۱ جولائی تک خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کرا دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کا حامی وناصر ہو۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

ولادت

عزیز لقمان محمد شاہد پسر چوہدری علی محمد صاحب کو اللہ تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیک خادم دین بنا دے۔ اور والدین کی آنکھوں کے لئے ٹھنڈک کا موجب ہو۔

(خاکسار نور احمد نائب افسر لنگر خانہ)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تا کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر بغرض تحقیق مطلع فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۳۰۶:۔ میں مبارکہ بیگم زوجہ بشیر احمد قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو کہ میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں ۱۔ حق مہر مبلغ -/۲۵۰ روپیہ جو بذمہ خاوند ہے ۲۔ کلپ طلائی وزنی ایک تولہ مالیتی ۱۲۵ روپے۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا مبارکہ بیگم

گواہ شد:۔ ماجرہ بیگم ... محلہ دار الصدر غربی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعید مبارک احمد انسپکٹر وصایا

نمبر ۱۸۳۰۷:۔ میں رقیہ زرینہ سنوری بنت رحمت اللہ صاحب مرحوم قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن راولپنڈی ڈاکخانہ ضلع راولپنڈی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۲/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں صرف نقد مبلغ ۳ صد روپیہ ہے میرا خرچ میری ہمشیرہ نان نفقہ کی صورت میں کرتی ہے اس سے مبلغ تین صد روپیہ کا ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ کرتی ہوں اس کے علاوہ خدا تعالیٰ نے اگر کچھ اپنے فضل سے عنایت کیا تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ نیز میرے مرنے پر اگر کوئی جائیداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامۃ:۔ رقیہ زرینہ سنوری مکان نمبر ۱۰۵ AA محلہ اکال گڑھ راولپنڈی

گواہ شد:۔ رشید احمد ولد غلام حسن سنوری محلہ اکال گڑھ مکان نمبر ۱۶۲/۱۰۵ AA راولپنڈی موصی وصیت نمبر ۶۰۷۶

گواہ شد:۔ محمد محمود خان ولد خان صاحب راولپنڈی شہر محلہ اکال گڑھ مکان نمبر ۱۲۰۴ AA

نمبر ۱۸۳۰۸:۔ میں غلام فاطمہ زوجہ عبداللہ خان قوم قریشی پیشہ خانہ داری عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی ساکن دار الرحمت غربی ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۵/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے اس کے علاوہ میری کوئی جائیداد و آمد نہیں

۱۔ حق مہر مبلغ -/۳۰۰ روپیہ جو میں اپنے خاوند سے وصول کر چکی ہوں اس کے علاوہ میری کوئی ذریعہ آمد نہیں۔ میں اس جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

الامۃ:۔ نشان انگوٹھا

غلام فاطمہ زوجہ عبداللہ خان

گواہ شد:۔ عبداللہ خان خاوند موصیہ دار الرحمت غربی ربوہ

گواہ شد:۔ مسعید مبارک احمد انسپکٹر وصایا

توسیع اشاعت "الفضل" کے لئے دورہ

نظارت اصلاح و ارشاد کی طرف سے مکرم خواجہ خورشید احمد صاحب سیالکوٹی واقف زندگی کو توسیع اشاعت اخبار الفضل کے سلسلہ میں اضلاع گوجرانوالہ، لاہور، منٹگمری، ملتان، رحیم یار خان اور علاقہ سندھ وغیرہ کے مختلف مقامات کے دورہ پر بھجوایا جا رہا ہے۔ مکرم خواجہ صاحب اپنے دورہ میں بوقت ضرورت اصلاح و ارشاد کا کام بھی سرانجام دیں گے

(ناظر اصلاح و ارشاد۔ ربوہ)

ٹنڈر نوٹس

سربمہر ٹنڈر برائے شرح پٹہ ماہوار اراضی مقبوضہ محکمہ نہر جو کہ رقبہ ۲۵×۱۰ پلاٹ برلب نہر مندرجہ ذیل اندرون لائل پور شہر عارضی طور پر ایک سال کے لئے برائے کاروبار دی جانی مطلوب ہے۔ اس رقبہ پر کوئی پختہ عمارت تعمیر نہیں کی جائے گی اور عارضی عمارت بھی لائل پور میونسپل کمیٹی بائی لاز کے تحت بنائی جا سکیں گی۔

۱۔ نہر رکھ برانچ ۲۔ راجباہ سردالہ

۳۔ راجباہ جھکوٹ ۴۔ ڈلوالہ مائنر

مزید شرائط پٹہ و دیگر معلومات زیر دستخطی کے دفتر سے ایام دفتر بوقت ۷ ½ بجے صبح سے ایک بجے تک حاصل کی جا سکتی ہیں۔ شرح پٹہ بوقت ۱۲ بجے دوپہر تک مورخہ ۲۰/۷/۶۶ دفتر ہذا میں وصول کی جاویں گی اور ان کے فوراً بعد زیر دستخطی کی نگرانی میں کھولی جاویں گی۔ شرح پٹہ افسر مجاز خواہ وہ زیادہ شرح یا کم ہو کسی وجوہات کی بنا پر منظور یا نامنظور کرنے کے مجاز ہوں گے اور ان کے متعلق کوئی اعتراض قابل قبول نہ ہوگا۔

عبدالخالق

ایگزیکٹو انجینئر صاحب حافظ آباد ڈویژن لائلپور

۷۹۰-(م) ۱۸۱

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ

الفضل

ایک دینی اخبار ہے

اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے۔ اس کے لئے ۱۲ پیسے روز کا خرچ کوئی ایسا بوجھ نہیں جو ناقابل برداشت ہو صرف آپ کے ارادہ اور عزم کی ضرورت ہے۔ (مینجر الفضل ربوہ)

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں

بلند پایہ ماہنامہ انصار اللہ ربوہ ہر احمدی گھرانے میں پہنچنا چاہئے۔ سالانہ قیمت صرف ۶ روپے (دفتر اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

خدا تعالیٰ کو قرض دینے کا ایک مفہوم یہ بھی ہے کہ اس کے بندوں سے نیک سلوک کیا جائے

بعض دفعہ بندوں کو دینے کا نام بھی خدا تعالیٰ کو دینا رکھا جاتا ہے،

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قرآن مجید کی آیت مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا۔ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے مزید فرماتے ہیں:-

"مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا بظاہر تو ایک سوال ہے۔ مگر اس کی غرض لوگوں کو تحریص و ترغیب دلانا ہے اور مطلب یہ ہے کہ کیا کوئی ہے جو اللہ تعالیٰ کے رستہ میں اپنا مال خرچ کرے اور خدا تعالیٰ اس کے مال کو بڑھائے اور اپنے قرب میں جگہ دے۔

اس آیت کے ایک یہ بھی معنے ہو سکتے ہیں کہ تم اللہ تعالیٰ کے بندوں کو قرض حسنہ دیا کرو۔ یعنی اس کے بندوں سے حسن سلوک کرو اور جو غریب ہیں ان کی مدد کرو۔ یعنی اللہ تعالیٰ کو تو کسی نے نہیں دینا بندوں ہی کو دینا ہوتا ہے۔ بعض دفعہ بندوں کو دینے کا نام بھی خدا تعالیٰ کو دینا رکھ دیا جاتا ہے۔ جیسے حدیثوں میں آتا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ بعض لوگوں سے کہے گا کہ اے ابن آدم میں بیمار ہوا لیکن تو نے میری عیادت نہ کی میں بھوکا رہا اور میں نے کھانا بھی مانگا مگر تو نے مجھے کھانا نہ کھلایا میں پیاسا رہا اور تجھ سے پانی بھی مانگا مگر تو نے مجھے پانی نہ پلایا۔ اس کے بعد حدیث میں آتا ہے کہ بندہ خدا تعالیٰ سے پوچھے گا کہ اے اللہ! تو کب بیمار ہوا۔ کہ میں نے تیری عیادت نہ کی تو نے کب مجھ سے پانی مانگا کہ میں نے تجھے پانی نہ پلایا۔ تو نے کب مجھ سے کھانا مانگا کہ میں نے تجھے نہ کھلایا۔ اس پر خدا تعالیٰ فرمائے گا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا مگر تو نے اس کی بیمار پرسی نہ کی میرے فلاں بندہ نے تجھ سے کھانا مانگا مگر تو نے اسے کھانا نہ کھلایا۔ میرے فلاں بندہ نے تجھ سے پانی مانگا مگر تو نے اسے پانی نہ پلایا۔ (مسلم جلد ۲ کتاب البر والصلۃ والآداب باب فی فضل عیادۃ المریض)

پس خدا تعالیٰ کو قرض دینے کا ایک یہ بھی مفہوم ہے کہ اس کے بندوں سے نیک سلوک کیا جائے اور ان کی مالی پریشانیوں کو دور کرنے میں حصہ لیا جائے۔"

(تفسیر سورۃ بقرہ صفحہ ۵۵۱)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

لندن- ۹ جولائی- برطانیہ اور فرانس نے اس بات پر زور دیا ہے کہ ویت نام کا مسئلہ بات چیت کے ذریعہ حل کیا جائے۔ فرانس کے وزیر اعظم موسیو پومپیڈو اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ولسن کی بات چیت ختم ہونے پر کل ایک مشترکہ بیان جاری کیا گیا جس میں کہا گیا ہے کہ یہ مسئلہ ۱۹۵۴ء کے جنیوا سمجھوتہ کے مطابق ویت نام کی آزادی، اور اس کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے کی بنیاد پر حل ہونا چاہیئے۔ دونوں ملکوں کے لیڈروں نے آپس میں اور یورپی منڈی کے ملکوں سے رابطہ قائم رکھنے سے بھی اتفاق ظاہر کیا۔

بخارسٹ:- ۹ جولائی- معاہدہ وارسا کے سات ممبر ملکوں نے ایک بار پھر اس بات پر زور دیا ہے کہ معاہدہ شمالی اوقیانوس اور معاہدہ وارسا کو ختم کر دیا جائے اور ان کی بجائے یورپ کی سلامتی کے لئے ایک مشترکہ نظام قائم کیا جائے۔ روس اور اس کے ساتھی ملکوں کی کانفرنس نے بخارسٹ میں اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ یورپ میں کشیدگی ختم کرنے کا وقت آگیا ہے لیکن جب تک معاہدہ شمالی اوقیانوس موجود ہے اس وقت تک معاہدہ وارسا کو بھی برقرار رکھنا ناگزیر ہے کانفرنس نے یہ فیصلہ کیا کہ یورپی ملکوں پر زور دیا جائے کہ وہ مغربی جرمنی کو ایٹمی ہتھیار حاصل نہ کرنے دیں۔

بون ۹ جولائی- امریکی وزیر دفاع مسٹر میکنمارا ۲۳ جولائی کو مغربی جرمنی کے دارالحکومت بون پہنچ رہے ہیں۔ وہ مغربی جرمنی کے لیڈروں سے بات چیت کریں گے۔

ہنوئی ۹ جولائی- صدر ڈیگال کے خاص ایلچی نے ہنوئی میں شمالی ویت نام کے صدر مسٹر ہوچی منہ سے اپنی بات چیت مکمل کر لی ہے۔ ایلچی مسٹر ہوچی من کے نام صدر ڈیگال کا ایک خاص پیغام لے کر پچھلے دنوں ہنوئی پہنچا تھا۔

پیکنگ ۹ جولائی- نیو چائنا نیوز ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ ہوا پر امریکہ کا ایک دیکھ بھال کرنے والا ہوائی جہاز گرا لیا گیا ہے اس جہاز میں کوئی ہوا باز سوار نہیں تھا۔

جکارتہ:- ۹ جولائی۔ انڈونیشی وزیر خارجہ مسٹر آدم ملک نے کہا ہے کہ ملائیشیا سے انڈونیشیا کی تین سالہ لڑائی اس وقت ختم ہو جائے گی جب اگلے چھ ہفتہ میں نئی کابینہ کی تشکیل عمل میں آئے گی۔ انہوں نے بتایا کہ سپریم کونسل نے لفٹیننٹ جنرل سوہارتو کو یہ اختیار دے دیا ہے کہ وہ صدر سوکارنو کے مشورہ سے نئی کابینہ بنائیں گے۔

کھٹمنڈو ۹ جولائی۔ چین نے نیپال کو دو کروڑ ڈالر کی امداد دی ہے۔ حکومت نیپال نے ایک سرکاری بیان میں اس امداد کا اعلان کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس امداد کے ساتھ کسی قسم کی شرط نہیں لگائی گئی ہے یاد رہے چین نیپال کو ۷ کروڑ ڈالر کی پہلے بھی امداد دے چکا ہے۔

راولپنڈی۔ ۹ جولائی۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو اگست کے آخر میں اپنی رخصت کے ختم ہونے پر صدارتی کابینہ کی رکنیت سے سبکدوش سمجھے جائیں گے۔

راولپنڈی ۹ جولائی- آسٹریلیا کا پارلیمانی وفد کل شام لاہور سے راولپنڈی پہنچ گیا۔ راولپنڈی میں پہنچنے کے بعد وفد نے ایک استقبالیہ میں شرکت کی جس میں قومی اسمبلی کے سپیکر عبد الجبار خان، قائد ایوان عبد الصبور خان اور قائد حزب اختلاف جناب نور الامین نے بھی شرکت کی۔

ڈھاکہ ۹ جولائی۔ مشرقی پاکستان کی حکومت نے ضلع میمن سنگھ کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے مزید دو لاکھ روپے منظور کئے ہیں۔ ضلع پبنہ اور ضلع فرید پور کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے بھی علی الترتیب ۹۵ ہزار اور ۵۹ ہزار روپے کی رقمیں منظور کی گئی ہیں۔ ان رقوم سے سیلاب زدگان میں چاول اور گیہوں مفت تقسیم کیا جائے گا۔

ڈھاکہ ۹ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے گورنر جناب عبد المنعم خان نے جو آج کل سلہٹ کے دورہ پر ہیں۔ کل سری منگل میں چائے کے انسٹی ٹیوٹ کا معائنہ کیا۔ انہوں نے مولوی بازار میں ایک جلسہ عام سے بھی خطاب فرمایا۔ انہوں نے سمگلنگ کی روک تھام کے کام کو زیادہ مستعدی سے انجام دینے پر زور دیتے ہوئے اعلان کیا کہ سمگلنگ کی روک تھام کے سلسلہ میں اعلیٰ کارکردگی پر انعامات دیئے جائیں گے۔

ڈھاکہ ۹ جولائی۔ مشرقی پاکستان کے چھ دریاؤں میں پانی اتر گیا ہے۔ باقی دریاؤں میں پانی چڑھا ہوا ہے۔

کراچی ۹ جولائی۔ پاکستان کا فوجی وفد جو روس کے دورہ پر گیا تھا کل صبح ماسکو سے واپس کراچی پہنچ گیا وفد کی قیادت پاک فضائیہ کے سربراہ ایئر مارشل نور خان کر رہے تھے۔ روس میں قیام کے دوران وفد نے روس کے متعدد دفاعی ادارے دیکھے اور روس کے وزیر دفاع اور دوسرے اعلیٰ فوجی افسروں سے بات چیت کی۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴